آج کا بچہ کل کا باپ

تحریر: سہیل احمد لون

ایک عظیم ماہر نفسیات کا قول ہے کہ اگر تم کسی بچے کی تربیت کرنا چاہتے ہو تو تمہیں اس عمل کا آغاز اُس کے دادا کی تربیت سے کرنا ہوگا۔ کسی بھی قوم کے مستقبل کا دارومدار اُس کے حال کی نوجوان نسل پر ہوتا ہے کیونکہ آج کا نوجوان ہی حقیقت میں قوم کی تقدیر کا وہ ستارا ہے جس نے قوم کے مقدر کے آفاق پر چمکنا ہوتا ہے۔ اس وقت دنیا میں معاشی بدحالی کی جو لہر دوڑ رہی ہے اُس کے اثرات سے برطانیہ بھی محفوظ نہیں رہا اور اسی معاشی بدحالی کی جیتی جاگتی تصویریں ''تاج کی حدود'' میں ہر جگہ دیکھی جا سکتی ہیں۔ بیروزگاری کی شرح میں بتدریج اضافہ "معاشی بحران" کا ایک بنیادی اور خطرناک سبب ہے۔ رواں سال برطانیہ میں بے روزگار نوجوانوں میں گزشتہ برس سے 12 فیصد اضافہ ہوا جس سے بے روزگار نوجوانوں کی مجموعی تعداد 1.16 ملین تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں سے اکثریت ان نوجوانوں کی ہے جنہوں نے آج تک برطانیہ میں کبھی کام کر کے دیکھا ہی نہیں۔ اس خطرناک صورت حال کو قابو میں کرنے کے لیے برطانوی حکومت نے یہ اعلان کیا ہے کہ اگر کوئی کمپنی کسی ایسے 25 برس سے کم عمر کے نوجوان کو کام دیتی ہے جو ایک خاص مدت سے بیروزگار ہے تو اس صورت میں اس نوجوان کی آدھی تنخواہ برطانوی حکومت ادا کرے گی۔ اس ہنگامی اقدام کا مقصد نوجوان نسل کو مزید "ناکارہ" ہونے سے بچانا اور معاشرے کا فعال شہری بنانا ہے۔ اس طرح 25 سال سے کم عمر کے نوجوانوں کے کام کے مواقع تو ضرور بڑھیں گے مگر دوسری طرف 25 برس سے زائد عمر کے افراد میں بے روزگاری کی شرح خطرناک حد تک بڑھ جائے گی۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ کمبل چھوٹا ہے...... یا تو پاؤں ڈھانپ لو یا سر......! ایسے میں بے روزگاری کی شرح میں تو کمی نہیں ہوگی بس چہرے بدل جائیں گے۔ اس اعلان کے بعد ظاہر ہے کمپنیوں کے مالکان نئی نسل کو پرانی پر ترجیح دیں گے تاکہ ان کے 50 فیصد تنخواہوں کے اخراجات کا بوجھ برطانوی حکومت اٹھا لے۔ حالانکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مسئلے کا حل مستقل بنیادوں پر کیا جائے جس سے روزگار کے وافر مواقع پیدا ہوں۔ جس سے ہر عمر کے لوگ یکساں مستفید ہو سکیں۔ اس کے لیے وہ "خطیر رقم" جو ہر سال دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر خرچ کی جا رہی ہے اور آئندہ بھی کرتے رہنے کا وسیع پلان ہے اس رقم کو ملکی مفادات کی خاطر تعمیری اور فلاحی کاموں پر لگایا جائے۔ اس جنگ نے ساری دنیا میں "معاشی بحران" کی ایسی آگ رکھی ہے جس کی تپش ہر ملک میں محسوس کی جا سکتی ہے۔ اتنا وقت، پیسہ اور قیمتی جانیں ضائع کر کے آج تک کیا حاصل کیا گیا؟؟؟؟ جنگوں سے تو قومیں تباہ ہوتی ہیں اور حالتِ امن میں ہی ترقی کرتی ہیں۔ ساحر لدھیانوی نے ٹھیک کہا تھا۔

؎ جنگ تو خود ہی ایک مسئلہ ہے
جنگ کیا مسئلوں کا حل دے گی
آگ اور خون آج بخشے گی
بھوک اور احتیاج کل دے گی